افکار و تاثرات

جناب عبدالمجیب
سابق مشیر حکومتِ سعودی عرب

رسول اکرمؐ کے خلاف جھوٹ کا پلندہ اور بہتانوں کا سنگین جرم

محترمی جناب مدیر الحق صاحب۔ السلام علیکم۔

آج آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ میری اس رائے کو من وعن شائع کریں گے۔

ماہنامہ ''روحانی ڈائجسٹ'' کراچی (اپریل ۲۰۰۵ء) کا شمارہ بطور ''فخر موجودات نمبر'' شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحات ۴۱ تا ۶۰ پر ایک طویل مگر ناپاک مضمون بعنوان ''پیغمبر اسلام کا دارالامارات'' (از محمد ذیشان خان) شائع ہوا ہے۔ اس لمبی، زہریلی اور گندی تحریر کا نچوڑ یہ ہے کہ نبی کریمؐ بڑے شاہانہ و سرمایہ دارانہ ٹھاٹھ باٹھ اور نمود و نمائش کے ساتھ مسرفانہ زندگی بسر کرتے تھے، اس کا مطلب یہ ہے کہ خاتم النبیینؐ نعوذ باللہ قرآن مجید کی کھلی خلاف ورزیاں کر کے مسلسل اسراف کیا کرتے تھے۔ یعنی ان کی سنت و سیرت نعوذ باللہ سادہ اور صاف ستھری نہ تھی بلکہ تصنع اور تعیش والی تھی۔ بالفاظ دیگر محمدؐ رسول اللہ (مبلغ قرآن) کا اُسوہ عکس قرآن نہ تھا بلکہ برعکس قرآن تھا۔ استغفراللہ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ذلالت و خباثت اور غلاظت سے بھرا یہ مضمون قطعاً اور یقیناً قانونِ توہین رسالتؐ کی زد میں آتا ہا لہٰذا قانوناً کڑی سزا کا متقاضی ہے یعنی سزا برائے مضمون نگار (محمد ذیشان خان)، ایڈیٹر (وقار یوسف عظیمی) اور چیف ایڈیٹر (خواجہ شمس الدین عظیمی)

اب مذکورہ نجس مضمون کا جوہری خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جس میں بیشتر الفاظ میں متنِ مضمون ہی سے لئے گئے ہیں۔ لیکن پہلے مضمون نگار کی نیتِ بد اور جہالت کے صرف ایک نمونہ کی نشاندہی ضروری ہے، اس جاہل نے ہر جگہ (عنوان سے لے کر اختتام مضمون تک) عربی لفظ ''دار'' کے معنی ''محل'' بتایا ہے، حالانکہ ''دار'' کے معنی ''مکان'' ہوتا ہے ''محل'' نہیں۔ محل کے لئے تو عربی لفظ ''قصر'' ہوتا ہے نہ کہ ''دار''۔ اس شیطانی گھپلے کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب ملاحظہ کریں اس کی ابلیسی تحریر کی بکواسیات وخرافات کے صرف چند نکات کا خلاصہ:

۱۔ رسول اکرمؐ نے مدینہ میں اپنا پہلا قیام ابوایوب انصاریؓ کے دو (۲) منزلہ ''محل'' میں کیا تھا جو شاہ تبع کا محل

تھا۔(یعنی مضمون کا سب سے پہلا نکتہ ہی جھوٹ کا شاہکار ہے)

۲۔ اُس ''محل'' کے پاس والی زمین پر نبی کریمؐ نے ''دارالامارات'' / جی۔ایچ۔کیو' بنایا (کتنی چالاکی سے مسجدِ نبوی کا نام بھی تبدیل کر دیا)

۳۔ مسجد نبوی کے اردگرد تمام محل ازدواج مطہراتؓ کے لئے مخصوص ہو گئے تھے۔ان محلات کے علاوہ بھی رسول اکرمؐ کے دیگر محلات بھی تھے جن کی تعداد بارہ (۱۲) تھی اور رسولؐ کے تمام ہی محلوں میں باغات بھی تھے۔(مطلب یہ محمدؐ کا رہن سہن بھی دنیادار بادشاہوں کی طرح ہی تھا۔نعوذ باللہ)

۴۔ نبی کریمؐ کی ملکیت میں ایسی وسیع وعریض اراضی بھی تھی جس میں سات (۷) چار دیواریوں کے اندر سات (۷) باغات تھے اور ان باغات کے اندر کئی کئی منزلہ سات (۷) بڑی بڑی حویلیاں تھیں۔(مطلب یہ ہوا کہ محمدؐ وقت کے سب سے بڑے جاگیردار اور سرمایہ دار تھے)

۵۔ خیبر اور فدک کے باغات بھی رسول اللہ کی ملکیت میں تھے۔(یعنی محمدؐ صرف بڑے جاگیردار اور سرمایہ دار ہی نہ تھے' بڑے زمیندار بھی تو تھے۔استغفر اللہ)

۶۔ نبی کریمؐ کی کچھ اراضی معدنی وسائل سے بھی مالا مال تھی جن میں ایک سونے کی کان بھی تھی (یعنی ذاتی زمینداری' سرمایہ داری اور جاگیرداری کی کوئی حد ہی نہ تھی)

۷۔ رسول اکرمؐ نہایت شاہانہ اور قیمتی لباس پہنتے تھے۔ان کے صرف ایک جوڑا لباس کی قیمت ساڑھے سات (۷ ۱/۲) کروڑ روپے کے برابر تھی۔(اسے تُہمت اور بُہتان کا پہاڑ کہتے ہیں)

۸۔ خاتم النبیینؐ نے خالص ریشم سے تیار شدہ جبّہ (اوورکوٹ) بھی زیب تن کیا تھا (حالانکہ ریشم تو مردوں پر حرام ہوتی ہے)

۹۔ نبی کریمؐ نے ایک سونے کی انگوٹھی بھی خاص طور پر بنوائی تھی اور پہنی بھی تھی۔(یعنی ایک اور حرامکاری کی تھی۔نعوذ باللہ)

۱۰۔ رسول اکرمؐ کے پاس ایک چمڑے کا بیلٹ ایسا بھی تھا جس میں چاندی کی کڑیاں لگی ہوئی تھیں (بالفاظ دیگر محمدؐ سونے اور چاندی کے استعمال کے بڑے حریص تھے)

۱۱۔ خاتم النبیینؐ کے محل میں متعدد کھانے کے برتنوں میں ایک طشت بڑا دیگ ایسا بھی تھا جس پر تین (۳) چاندی کے کڑے لگے ہوئے تھے اور جسکی قیمت اسوقت چار (۴) لاکھ درہم تھی (برابر کروڑوں روپے کی تھی۔اللہ اللہ!)

۱۲۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہؐ نے جو تلوار باندھی ہوئی تھی' اس پر سونے اور چاندی کا کام کیا ہوا تھا (جھوٹ کی انتہا ہے)

۱۳۔ رسول اکرمؐ کے پاس متعدد ذرہ تھیں جن میں سے ایک ایسی بھی تھی جس کے حلقے چاندی کے تھے) مطلب یہ کہ محمدؐ تو بس سونے، چاندی اور ریشم کے رسیا تھے)

۱۴۔ نبی کریمؐ مختلف ڈیزائن کے چمڑے کے جوتے استعمال کیا کرتے تھے (یعنی یہ استعمال سونے، چاندی اور ریم کے استعمال کا تکملہ تھا)

۱۵۔ خاتم النبیینؐ کے اصطبل میں پندرہ (۱۵) گھوڑے، چار ۴۰) سواری والی اونٹیاں، بیس (۲۰) دودھ والی اونٹیاں، سو (۱۰۰) بکریاں، دو (۲) خچر اور ایک گدھا تھے۔ ان میں سے ایک اونٹنی ایسی بھی تھی جی کی قیمت ایک کروڑ روپے کے برابر تھی۔ (اس عیاشی کا تو جواب ہی نہ تھا۔ نعوذ باللہ)

۱۶۔ نبی کریمؐ کے پاس نقیع کے مقام پر ایک وسیع اور عریض اراضی تھی جو صرف چراگاہ کے طور پر مخصوص تھی (یعنی وڈیرہ شاہی کے لئے تو ایسا ہونا ہی تھا۔

۱۷۔ رسول اکرمؐ کے پاس کچھ شکاری کتے بھی تھے، جن میں سے ایک کتا رسول اللہ ﷺ کی کرسی کے نیچا بھی بیٹھا کرتا تھا۔ (استغفر اللہ)

۱۸۔ رسول اللہؐ کے کھیتوں اور باغات سے کئی ٹن اناج (غلہ) اور میوہ آتا رہتا تھا (محمدؐ بڑے وڈیرے جو تھے۔ معاذ اللہ)

۱۹۔ خاتم النبیینؐ اور ان کی ازدواج مطہراتؓ کے لئے ذاتی نوکروں (خادموں) کی کل تعداد دو سو سات (۲۰۷) بنتی تھی۔ ان میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی تھیں اور ان میں ایک یہودی بھی تھا اور ایک پارسی بھی تھا (مطلب یہ کہ محمدؐ آستین میں سانپ بھی پالا کرتے تھے)

۲۰۔ ضرورتِ زندگی کے لئے ازدواج مطہراتؓ کو جو چیزیں ملتی تھیں ان کی سالانہ مالیت آج کے حساب سے ہر ایک زوجہؓ کے لئے چار لاکھ اٹھارہ ہزار روپے ہوتی تھی۔ (بادشاہ وقت کی ہر ایک زوجہ ملکہ ہی تو تھی)

۲۱۔ رسول اکرمؐ اپنی تمام صاحبزادیوں کے لئے نرم و ملائم اور ریشمی لباس بنوا کر دیا کرتے تھے (یعنی وہ شاہ کی شہزادیاں جو تھیں)

۲۲۔ خاتم النبیینؐ کے مرکزی محل کو ''ایوان صدر'' کی حیثیت حاصل تھی۔ یہ محل محض نام کا محل نہیں تھا اور نہ ہی کوئی فقر و فاقہ کا مسکن تھا۔ یہ محل تو کئی منزلہ محل تھا جہاں بیک وقت درجنوں خدام اور خادمائیں مختلف کاموں میں مصروف عمل رہتے تھے (مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کا یہ ''ایوان صدر'' نعوذ باللہ دنیا پرستی کا شاہکار عظیم تھا سبحان اللہ و نعوذ بالہ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین!)

درج بالا محض ان چند نکات کا خلاصہ ہے، محولہ بالا مضمون کا جو ماہنامہ ''روحانی ڈائجسٹ'' کراچی (اپریل ۲۰۰۵ء) میں شائع ہوا ہے ورنہ اس میں تو بہت کچھ اور بھی اول فول ہے۔ تاہم اس مختصر خلاصے سے بھی وہ غلاظت ابل پڑتی ہے جو تین بدروحوں (قلم کار، ایڈیٹر اور چیف ایڈیٹر) نے ملی بھگت سے نبی و رسول آخر الزماںؐ کے اجلے دامن پر

اگل دی ہے۔لہذا اغلاظت کی مکمل صفائی کے لئے اب لازم ہے کہ اس صریح توہین رسالت کا ازلہ فوراً بذریعہ قانون توہین رسالت کرایا جائے۔عوام ہوں یا خواص' افراد ابلاغ عامہ ہوں یا اصحابِ تعلیم' اہل دین و دانش ہوں یا حکمرانِ پاکستان اور ماہرین قانون ہوں یا منصفین عدلیہ' غرضیکہ ہر امتی محمدؐ اپنے اپنے دائرہ عمل میں مذکورہ عیارانہ' ظالمانہ اور گھناؤنے جرم کی پاداش میں تینوں مجرموں (محمد ذیشان خان' وقار یوسف عظیمی اور خواجہ شمس الدین عظیمی) کو قانوناً کڑی سزا دلوانے کے لئے بلاتاخیر قدم بڑھائیں۔اس کے علاوہ ''روحانی ڈائجسٹ'' کو بھی ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے۔

آخر میں وفاداران محمدؐ کی یاددہانی کے لئے بزبانِ اقبال اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی حاضر ہے۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

بقیہ صفحہ ۲۹ سے

اسلام ایک نظریہ ہے اور مغرب صرف ایک طاقت

اسلام میں یہ تفریق نہیں ہے' میڈیکل' طب اور عصری علوم بھی علم نافع ہو سکتے ہیں' میرا تو کہنا ہے کہ آج دینی ماحول میں انگریزی میڈیم کے اسکولوں کی سخت ضرورت ہے' ورنہ ہمارے گھروں سے ارتداد شروع ہو جائیگا۔

س: ۱۱ ستمبر کے بعد برطانیہ کے مسلمانوں کے ساتھ وہاں کی عوام کا کیا رویہ رہا ہے؟

ج: الحمدللہ بہت ہی مثبت رویہ رہا ہے۔میڈیا نے بھی اور چرچ نے بھی امریکی پکڑ دھکڑ کی مذمت کی۔لوگ اسلام کی طرف مائل ہوئے' اسلام کے تعلق سے کتابیں پڑھنے کا چلن بڑھا' اور بہت سے اسلام کے دائرے میں بھی آئے

س: ایک سوال ہندوستان کے تعلق سے۔بہت سے مسلمان بی جے پی میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں' کیا یہ درست عمل ہے؟

ج: میں محسوس کرتا ہوں کہ جو سیکولر کہلاتا ہے وہ صحیح معنوں میں سیکولر نہیں ہے اندر سے کمیونل ہے' ہم کسی کے غلام تو نہیں ہیں۔مایاوتی' جارج فرنانڈیز کو ہم چن کر لاتے ہیں وہ بی جے پی سے ہاتھ ملا لیتے ہیں۔ملائم سنگھ کو چن کر لائے وہ بھی تقریباً بی جے پی کے ساتھ ہیں تو پھر مسلمان ڈائریکٹ کیوں نہ بی جے پی سے بات کرے۔ہم کسی کے غلام تو ہیں نہیں' میرے نزدیک اگر کوئی مسلمان بی جے پی میں جا رہا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ہاں مگر افراد نہیں مسلمان من حیث القوم جائیں اور برابر کی سطح پر بات کر کے جائیں' ایک بات میں اور کہہ دوں کیونکہ یہ الیکشن کا دور ہے۔مسلمان ووٹنگ بہت کم کرتے ہیں' ہمارے لئے شرعاً ووٹ ڈالنا واجب اور فرض ہے۔۵ سال میں ہمیں ایک بار یہ موقع ملتا ہے کہ ہم اپنے وزن کا احساس دلائیں ہمیں ووٹنگ کرنا چاہیئے چاہے جس کے لئے بھی ہو' یہ ہمارا حق ہے' ہمیں اپنے پورے شعور اور ادراک کے ساتھ اس حق کا استعمال کرنا چاہیے۔